خیال و خامہ

جاوید

O

اٹھتی ہے موج ، یورشِ غم کا خروش ہے
اِس پر بھی دیکھتا ہوں کہ دریا خموش ہے
ہاتھوں میں کیا ہے لمحۂ موجود کے سوا!
عالم یہ وہ ہے جس میں نہ فردا نہ دوش ہے
علم و ادب ، نہ حسنِ طبیعت ، نہ ذوق و شوق
تہذیب کا کمال یہی نائے و نوش ہے؟
یہ سرزمین وہ ہے کہ دھونی رمایئے
پھر جس کو دیکھیے، وہی حلقہ بگوش ہے
آتی تو آسماں سے ہے ، کیا جانیے ، مگر
ابلیسؔ کی صدا کہ نوائے سروش ہے
کھلتے ہیں پھول پھر بھی برہنہ ہے شاخ شاخ
اب کیا کہیں کہ باغباں ہی گل فروش ہے
جاویدؔ اِس فضا میں کہاں احتسابِ خویش !
جس شخص کو بھی دیکھیے، آئینہ پوش ہے

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com